## سوال

اگر کوئی عضوزخمی ہو توکیا اس عضو کا تیمم اور باقی سارے اعضاء کو وضوء میں دھویا جائیگا، یا صرف تیمم کرلے ؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اگر وضوء کا کوئی عضو زخمی ہو تو اس زخم پر یا تو پٹی ہوگی یا پھر یا بغیر پٹی کے ہوگا

اگر اس پر پٹی وغیرہ بندھی ہوئی ہو تو صحیح اعضاء دھو کر پٹی پر مسح کیا جائیگا، اور مسح کر لینے کے بع تیمم کی ضرورت نہیں رہتی

پٹیوں پر مسح کرنے کے متعلق جتنی بھی احادیث مروی ہیں وہ سب ضعیف ہیں، صرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے

بیھقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں تابعین عظام اور ان کے بعد والے فقہاء کا قول ہے، اس کے ساتھ ہمیں جو ابن عمر کی روایت بیان کی گئی ہے، پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

" ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے وضوء کیا اور ان ک ہتھیلی پر پٹی بندھی ہوئی تھی چنانچہ انہوں نے ہتھیلی اور پٹی پر مسح کیا، اور باقی کو دھودیا

وہ کہتے ہیں : ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے صحیح ثابت ہے " انتہی

دیکھیں : المجموع ( 368/2 ).

لیکن اگر زخم ننگا ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے دھویا جائے، اور اگر دھونے سے نقصان کا اندیشہ ہو اور اس پر مسح کرنا ممکن ہو تو مسح کرنا واجب ہے، اور اگر ایسا کرنا نا ممکن ہو تو اس پر نہ تو مسح کیا جائے، اور نہ ہی دھویا جائے، پھر جب وضوء کر لے تو وہ تیمم کرے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" علماء رحمہ اللہ کہتے ہیں : زخم یا تو ننگا ہوگا یا پھر چھپا ہوا

اگر زخم ننگا ہو تو اسے دھونا واجب ہے، اور اگر مشکل ہو تو پھر اس پر مسح کیا جائے، اور اگر مسح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے، یہ بالترتیب ہوگا

اور اگر کسی ایسی چیز سے زخم چھپا ہوا ہو جس سے چھپانا جائز ہے تو اس پر صرف مسم کیا جائیگا، اور اگر چھپا ہوا ہونے کے باوجود اس پر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو پھر ننگا ہونے صورت کی طرح زخم پر تیمم کیا جائے، فقہاء رحمھم اللہ نے یہی بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع ( 169/1 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو اس پر مسح کیا جائے، اور اگر ننگا ہو تو اس کی طرف سے تیمم کیا جائے " انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن باز (118/10).

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا :

ڈاکٹر میرے ہاتھ پر سوئی والی جگہ سے خون نکلنے کی بنا پر اس جگہ کو صاف کر کے اس پر پٹی پلیٹ دے اور جب میں اسے اتاروں تو خون رسنا شروع ہو جاتا ہے، صرف رات کے وقت خون بند ہوتا ہے، پٹی ہاتھ پر لپٹی رہتی ہے، کیا وضوء کرتے وقت میرے لیے اس پٹی پر مسح کرنا جائز ہے، حالانکہ پٹی وضوء کر کے نہیں باندھی گئی، بلکہ خون لگا ہوا تھا اسی حالت میں پٹی باندھ دی گئی، اور مسح کرنے کا طریقہ کیا ہوگا ؟

شیخ کا جواب تھا :

"زخم پر باندھی گئی پٹی نہیں کھولی جائیگی، اور خاص کر جب پٹی اتارنا نقصان دہ ہو اور خون نکلنا شروع ہو جائے، تو اس حالت میں پٹی اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں آپ کو خطرہ ہے اس لیے آپ اسے اسی طرح رہنے دیں، اور جب وضوء کریں تو جس ہاتھ پر پٹی نہیں اسے دھوئیں، لیکن جس پر پٹی بندھی ہے ہاتھ بھگو کر اس پٹی کے اوپر مسح کرنا ہی کافی ہے

ضرورت کی بنا پر جتنی دیر بھی یہ پٹی موجود رہے مسح کرنا ہی کافی ہے چاہے کئی اوقات یا کئی ایام تک ایسے ہے ہو، پٹی کے لیے شرط نہیں کہ وہ وضوء کر کے باندھی جائے، صحیح یہی ہے کہ اگر بغیر وضوء ہی پٹی باندھی جائے اور چاہے سوئی والی جگہ یا زخم پر خون بھی ہو

حاصل یہ ہوا کہ : پٹی بندھی رہنے میں کوئی نقصان نہیں، بلکہ مصلحت کی بنا پر اس کا باقی رہنا متعین ہے، اور جب ہاتھ دھویا جائے تو پٹی پر مسح کر لیا جائے " انتہی

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (15/5).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

**69796**